نظم نمبر: 2

نعت

● مصنف: مولانا ظفر علی خاں ● صنف: نظم ● ماخذ: حبسیات

حالات زندگی:

مولانا ظفر علی خان کی پیدائش 1873ء میں کوٹ مر تا ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کرم آباد میں ہی حاصل کی اور اس کے بعد اینگلو محمدن کالج علی گڑھ میں زیر تعلیم رہے۔ مولانا ظفر علی خاں اس وقت کے مشہور روزنامے "زمیندار" کے مدیر رہے۔ ظفر علی خان کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ وہ شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور آزادی کی جد و جہد میں حصہ لینے والے ایک سرگرم سیاسی کارکن بھی۔ تحریک آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں انھیں پانچ سال کی قید با مشقت بھی برداشت کرنی پڑی۔

علمی و ادبی خدمات:

وہ بیک وقت قادر الکلام شاعر، صاحب اسلوب ادیب، بے باک صحافی، ذہین سیاستدان اور بے مثل خطیب تھے۔ آپ کو عربی، فارسی، انگریزی اور اردو زبان پر یکساں عبور تھا۔ ظفر علی خاں کو سیاسی و سماجی شاعری کے علاوہ نعت میں بھی کمال حاصل تھا۔ محبت، عقیدت میں پر تاثیر نعت گوئی کی۔ ۱۸۵۷ء کے بعد مسلمان جس جبر کے ماحول میں زندگی بسر کر رہے تھے اُن حالات میں نہایت جرات اور حکمت کے ساتھ قوم کی رہ نمائی کرنا یقیناً دشوار تھا۔ جس کے لیے قید و بند سمیت کئی طرح کی قربانیاں دیں۔ مولانا ظفر علی خان نے ہر طرح کا جبر برداشت کیا اور کلمہ حق کہنے سے گریز نہیں کیا۔

تصانیف:

آپ کی تصانیف میں "پیغامِ حیات"، "نگارستان، بہارستان، چمنستان، جمال الدین افغانی، جنگ روس و جاپان وغیرہ شامل ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تمنا	خواہش، آرزو	بس رہے ہیں	آباد ہیں، رہ رہے ہیں
پر خطا	گنہگار،، غلطیاں کرنے والا	لاج	آبرو، عزت
ننگِ دو جہاں	دنیا اور آخرت میں ذلت و رسوائی	وسیلہ	سہارا،۔ آسرا
دستگیر	مددگار، مدد کرنے والا	رحمت دو جہاں	دونوں جہانوں کے لیے رحمت
نظیر	مثال	شب تار الست	اس ترکیب میں دراصل شاعر کا اشارہ اس رات کی طرف ہے جب اللہ رب العزت نے تمام ارواح سے وعدہ لیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب ہوں۔
نور اولیں	سب سے پہلے پیدا کیے جانے والا نور	اجالا	روشنی، نور
شناسا	جاننے والا	غائتوں	مقاصد

غایت اولی	سب سے اولین مقصد	تاجدار	بادشاہ، سردار
بطحا	مکہ کانام	یثرت	مدینہ منورہ کاقدیم نام

﴿اشعار کی تشریح﴾

شعر نمبر 1:

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھیں تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمھیں تو ہو

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: نعت

شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خان

ماخذ: حبسیات

مفہوم :

آپ کی وجہ سے دنیا تخلیق کی گئی اور آپ کے ذکر سے ہی ہمارے دل زندہ ہیں۔

تشریح :۔

شاعر مولانا ظفر علی خان صاحب خوبصورت انداز میں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔اس شعر میں وہ اس مشہور حدیث کا حوالہ بھی دے رہے ہیں کہ اللہ نے جو فرمایا تھا

"اے میرے پیارے حبیب اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو میں اس دنیا کوہی پیدا نہ کرتا"

مولانا ظفر علی خان صاحب یہی بیان کر رہے ہیں کہ آج ہم جس دنیا میں زندہ ہیں وہ آپ ہی کی وجہ سے تخلیق کی گئی اگر آپ کا رب آپ کو تخلیق نہ کرتا تو اللہ تعالی اس دنیا کوہی پیدا نہ کرتا۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے اسی حقیقت اشارہ کرتے فرماتے ہیں کہ

ہوں نہ یہ پھول تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
چمن دہر میں بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
ہو نہ یہ ساقی تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

شاعر بیان کر رہا ہے کہ انسان اس دنیا میں جتنی بھی پریشانیوں سے دو چار کیوں نہ ہو جب وہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں اپنی گزارش پیش کرتا ہے تو اس کے سارے غم کافور ہو جاتے ہیں۔اس کا دل منور ہو جاتا ہے۔اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر خیر اہل ایمان کے لیے ایسی بارش ہے کہ اپ کی رحمت سے اہل ایمان کے دلوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔ گویا آپ ایک ہی وقت میں جلال و جمال کی دونوں صفات سے متصف ہیں آپ ہی کے وجود سے دونوں جہانوں کا وجود وابستہ ہے جب تک آپ کا نور پیدا نہ ہوا کوئی چیز پیدا نہ ہوئی اور آپ نہیں ہوں گے تو پھر کچھ نہ رہے گا دنیا اور اہل دنیا کو اسی لیے بنایا گیا ہے تاکہ وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو پہچانیں۔اسی طرح ایک حدیث قدسی میں بھی بیان ہوا ہے کہ

" اے میرے محبوب اگر تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو اپنی ربوبیت بھی ظاہر نہ کرتا"۔

جب اپنے حسن کی محفل سجانے کا خیال آیا
حریم ناز کے پردے اٹھانے کا خیال آیا
خدا کو نور جب اپنا دکھانے کا خیال آیا
محمد کملی والے کو بنانے کا خیال آیا

جو بھی آپ کے دامن سے وابستہ ہو جاتے ہیں، وہ مصائب و الام سے چھٹکارا پالیتے ہیں ،اور جو اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنے دلوں کو مردہ کر لیتے ہیں جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں تو ان کو آپ ہی کے دامن میں پناہ مل جاتی ہے۔درحقیقت آپ ہی کی ذات بابرکات اہل ایمان کے دلوں کا آرام و سکون ہے اہل ایمان کا دین بھی آپ ہیں، ایمان بھی آپ ہیں، دنیا بھی آپ ہیں آخرت بھی آپ ہیں۔

شعر نمبر 2:

پھوٹا جو سینہء شب تار الست سے
اس نور اولیں کا اجالا تمہی تو ہو

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: نعت
شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خان
ماخذ: حبسیات

مفہوم :

جب اللہ تعالی نے تمام ارواح سے اپنے رب ہونے کا اقرار لیا تھا تو اس وقت بھی آپ کا نور وہاں جلوہ فرما تھا۔

تشریح :۔

اس شعر میں مولانا ظفر علی خان صاحب رسول پاک صاحب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی افضلیت اور فضیلت کے حوالے سے بات کرتے ہوئے اس عظیم واقعے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جب اللہ تعالی نے تمام ارواح کو اپنے حضور پیش فرمایا اور ان سے اپنے رب ہونے کا اقرار لیا تھا جیسا کہ قران پاک میں موجود ہے۔

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؕ قَالُوْا بَلٰىۛۚ شَهِدْنَاۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ(172)اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ(173)

ترجمہ:"اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا (اور فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں ؟ سب نے کہا: کیوں نہیں ، ہم نے گواہی دی۔(یہ اس لئے ہوا)تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔یایہ کہنے لگو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد (ان کی) اولاد ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو اہلِ باطل نے کیا"۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ میثاق مقام عرفات میں لیا گیا ، اس وقت حضرت آدمؑ کی پشت مبارک سے ، تمام انسانوں کو ، جو قیامت تک ان کی نسل سے اس دنیا میں پیدا ہونے والے تھے ، روحوں کی شکل میں ، ان کے ساتھ متشکل کیا اور پھر اللہ رب العزت نے انہیں اپنے سامنے (سورج کی شعاعوں میں نظر آنے والے)ذرات کی شکل میں بکھیر دیا اور پھر ان سے براہِ راست کلام فرمایا۔اس کے بعد دوسرا میثاق تمام انبیا اور رسولوں کی ارواح سے لیا گیا۔یہ میثاقِ نبوت تھا ، جو اس امر کا اعلان تھا کہ تمہیں نبوت عطاکی جائے گی اور اپنی رسالت کا فریضہ ادا کرنے کے لیے تم اپنے اپنے وقت پر مبعوث کیے جاؤ گے اور تمہارے یہ فرائض نبوت و رسالت فروغِ دین کے لیے ہوں گے۔جس طرح کسی کو ایک

عہدے پر فائز کیا جاتا ہے، تو اس تقرری سے پہلے ایک اقرار کے طور پر ایک رسم حلف برداری ہوتی ہے۔اُسی طرح انبیا کرام علیہم السلام کی حلف برداری کی یہ ایک روحانی تقریب تھی۔ تیسرا میثاق بھی صرف انبیاء اور رُسلِ عظام علیہم السلام سے تھا اور وہ میثاق اُن سے نبوت و رسالتِ محمدی ﷺ پر ایمان لانے کا تھا۔ہر نبی اور ہر رسول سے یہ وعدہ لیا گیا کہ وہ پیغمبر آخر الزماں سیدنا محمد مصطفی ﷺ کی نبوت وح رسالت پر ایمان لائیں گے اور ان کے پیغمبرانہ مقاصد کی مدد کریں گے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ ربُّ العزت نے ارواح انسانی ، جس میں انبیاء اور غیر انبیاء سب شامل تھے، سے پوچھا " اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ"کہ کیا میں تمہارا رب ہوں؟ تو اُس وقت بھی ارواح نوع انسانی کی قیادت و سیادت کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے اور آپ ﷺ ہی کی زبان سے " بَلٰی "کا کلمہ نکلا ، جس کی پیروی میں دوسروں کو گواہی دینے کا سلیقہ عطا ہوا۔

اس مخصوص مقام پر بھی جو نور چمک دمک سے منور تھا وہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے کا ہی مبارک نور تھا کیونکہ آپ کے نور کے سامنے ہر شے پردہ اخفا میں چلی جاتی ہے اللہ تعالی نے اپنے نور کے پرتو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا پھر سارے جہاں کو آپ کے نور کے فیض سے پیدا کیا اور سارا جہاں اپ ہی کے لیے بنایا گیا اور اپ ہی کی ذات کے لیے کی شان والی محفل برپا کی گئ اور اس بات کا اعلان کیا گیا کہ اپ کی ہی ملکیت میں سب کچھ ہے وہ آسمان ہو کہ زمین ہو یا کوئی بھی زمانہ ہو یا کوئی بھی امت ہو یا کوئی بھی قوم ہو آپ محبوب خدا ٹھہرے تو مالک کونین بھی ٹھہرے۔

وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا
سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمین نہیں کہ زماں نہیں

شعر نمبر 3:

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایت اولی تمھیں تو ہو

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: نعت
شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خان
ماخذ: حبسیات

مفہوم:

اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کچھ آپ کے لیے بنایا گیا اور تمام مقاصد سے بڑھ کر آپ کی ذات لازم وملزوم ہے۔

تشریح :۔

مولانا ظفر علی خان اس شعر میں آپ علیہ السلام کی رفعت و عظمت کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ! یہ ساری زمین آپ کی خاطر بنائی گئی۔۔۔اور سارا زمانہ بھی آپ ہی کا ہے۔یہ مکان بھی آپ کے لیے ہیں ،اور ان میں رہنے والی مخلوق بھی آپ کے لیے ہی ہے دنیا کی سب رنگینیاں آپ کے دم سے ہیں۔بلکہ دونوں جہانی آپ کے لیے ہیں۔کیونکہ آپ وجہ تخلیق کائنات ہیں جب اللہ تعالی آپ کا ہے تو ساری خدائی بھی آپ کی ہی ہے

ان کی خاطر بنائی ہے خدا نے دنیا
ان کے دم سے ہے زمانے میں اجالا دیکھو

زمین ہو یا آسمان بلندی ہو یا پستی، جگ ہو یا بستی، ہر طرف آپ ہی کا سکہ چل رہا ہے۔آپ ہی کی عظمت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔پوشیدہ خزانے ہوں یا نور ظاہر کی جلوہ سامانیاں، عالم کن فکاں ہو یا کسی کے جسم میں جاں، جنت کے باغات ہوں یا عالم سماوات، یا سب مناظر آپ ہی کے لیے ہیں

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہو تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اسی طرح یہ چاند کا چمکنا سورج کا دمکنا ،یہ رات کی سیاہی دن کی روشنی ،ایسی ساری بہاریں ساری خوبصورتی الغرض سارے جہان میں حکم کا جاری ہونا کس کے لیے ہے بے شک یہ آپ ہی کی ذات بابرکات کی وجہ سے ہے کیونکہ آپ باعث تخلیق کائنات ہیں۔

اور تب تک کچھ صاحب ایمان مکمل ایمان والا نہیں بن سکتا جب تک کہ اپ کی ذات اس کے لیے اپنے ماں باپ اپنے بیوی بچوں سے بڑھ کر عزیز از جان نہ ہو جب تک اپ کو اسوہ کاملہ اس کے لیے حرضِ جان نہ ہو دنیا کا ہر مقصد آپ کی ذات و برکات کے قدموں کی دھول کے نیچے قربان۔۔

اپنے خالق و مالک کے رُتبے و مقام کو جتنا آپ نے جانا اور پہچانا ہے وہ کسی اور نبی کو بھی نصیب ہے۔اس لئے آپ ﷺ بجا طور پر احمد و محمد ہیں۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (انشراح)

"ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔"

حقیقت یہ ہے کہ عظمتِ محمد ﷺ سے خود خدا ہی صحیح طور پر آگاہ ہے جو قرآن کریم میں جا بجا آپ کے اخلاقِ عالیہ و فضائل محامدہ کی گواہی دیتا ہے اور انسان آپ کے بلند مرتبہ کے ادراک سے بھی عاجز و قاصر ہیں۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر کو شہرتِ جاوداں بخشنے کے لئے سرکاری طور پر اہتمام فرما دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ روئے زمین کے ہر ہر گوشے میں ہر وقت دن ہو کہ رات، صبح ہو کہ شام، ہر لمحہ اور ہر گھڑی آپ ﷺ کے نامِ مبارک کا ذکر ہوتا رہتا ہے خواہ کوئی سننا چاہے یا نہ سننا چاہے۔ بہرطور اللہ کی معبودیت کے ساتھ ساتھ محمد ﷺ کی منصبِ رسالت کی بھی شہادت دی جاتی ہے۔ جہاں آپ ﷺ کا نام دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ محمد ﷺ پر ایمان لانا بھی شرطِ لازم ہے پھر مسلمان ہونے کے بعد اللہ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اطاعتِ رسول بھی ضروری ہے۔

آپ ﷺ کے رفع ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دشمنوں کا نام روئے زمین سے مٹا ڈالنے کا بھی سرکاری اہتمام فرمایا ہے۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (کوثر)

"یقیناً آپ ﷺ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے۔"

شعر نمبر 4:

جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر
اس حقیقتوں کے شناسا تمھیں تو ہو

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: نعت

شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خان

ماخذ: حبسیات

مفہوم:

سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر جناب جبرائیل علیہ السلام نے اللہ کے رسول کی بارگاہ میں اس کی یا رسول اللہ اس سے آگے آپ تشریف لے جائیں اور اس سے آگے میں نہیں جا سکتا۔اس حقیقت کو آپ ہی جانتے ہیں۔

تشریح:۔

مولانا ظفر علی خان صاحب ایک شعر میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر معراج کے حوالے سے اپ کی رفعت اور عظمت کا بیان کر رہا ہے، اور کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔شبِ معراج جبریل میرے ساتھ تھے۔سدرۃ المنتہیٰ کا مقام آیا تو جبریل وہاں رک گئے، حضورؐ

فرماتے ہیں میں نے جبریلؑ سے کہا کہ کیا ایسے مقام میں دوست دوست کو چھوڑ دیتا ہے، یہاں کیوں رک گئے؟ جبریلؑ نے عرض کیا حضورؐ! اس مقام سے میں اگر ذرہ بھر بھی بڑھا تو تجلیات کے نور سے میں جل جاؤں گا۔اب آگے جانا آپ ہی کی شان ہے۔

آیا سدرہ کا مقام بولا آقا سے غلام
آگے بڑھ سکتا نہیں تیرے قدموں کی قسم
رک گئے روح امیں بولے یہ سرور دیں
تیری منزل ہے یہی آگے اب جائیں گے ہم

حضور ﷺ نے فرمایا۔ اچھا اے جبریلؑ ہم تنہا ہی آگے جا رہے ہیں بتاؤ تمہاری کوئی حاجت ہے؟ اگر ہے تو بیان کرو ہم اللہ پاک سے تمہاری حاجت پوری کرا لائیں گے۔ جبریلؑ نے عرض کیا ہاں حضورؐ میری ایک حاجت ہے۔میری طرف سے خدا سے سوال کیجئے کہ قیامت کے روز جب تمام امتیں پل صراط سے گزر رہی ہوں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت گزرنے لگے تو میری یہ تمنا ہے کہ میں پل صراط پر اپنے پر بچھا دوں تاکہ آپؐ کے امت اس پر سے آسانی کے ساتھ گزر جائے۔

اور جب آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے آگے آسمان اور اس سے بھی اوپر تشریف لے جا رہے تھے۔وہ حقائق کا سفر وہ لامکاں کا سفر شروع ہوا ،جو جہت و سمت سے پاک ہے۔عرش الٰہی سے بھی آگے ،آسمان سے بھی آگے ،سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے۔ان حقیقتوں سے صرف رسول اللہ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب کو ہی آشنا کیا ہے۔اللہ کی شان کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ناز و انداز والی رفتار کا ساتھ دینے کی سدرۃ المنتہیٰ کے شہباز جناب جبرائیل علیہ السلام میں بھی طاقت نہ رہی کہ آپ کے ساتھ جا سکتا اور پھر یہ تو محبوب کی برکت سے ان کی سواری کی اڑان و پرواز اور رفتار تھی کہ سدرہ سے لے کر زمین تک جس فرشتے کی معمولی سی ایک پرواز ہے۔وہ حضور علیہ السلام کے پرواز کے سامنے بلکہ آپ کی برکت سے آپ کی سواری کی پرواز کے سامنے بے بس نظر آ رہا ہے، تو حضور علیہ السلام کی اپنی نورانی اور نبوی پرواز کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

جانے والا اسے سمجھے یا بلانے والا
کوئی اس راز کا ہمراز نہیں آج کی رات

شعر نمبر5:

گرتے ہوں کہ تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدار یثرب و بطحا تمھیں تو ہو

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: نعت
شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خان
ماخذ: حبسیات

مفہوم:

کمزور اور ضعیفوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ نے ہی سہارا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ و مدینہ کے سردار ہیں۔

تشریح:۔

مولانا ظفر علی خان صاحب اس شعر میں انتہائی عقیدت مند انداز میں رسول پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں کہ یارسول اللہ آپ ہی کی عظیم ہستی وہ ہستی ہے جو کہ مسائل اور تکلیف میں گھرے ہوئے لوگوں کے مدد فرماتی ہے۔ آپ علیہ الصلاۃ والسلام بے آسرا افراد کے

سہارے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تب عرب معاشرے کے حالات بہت ہی دگرگوں تھے۔ یتیموں کو، غلاموں کو، بیواؤں کو، عورتوں کو تیسرے درجے کی مخلوق تصور کیا جاتا تھا۔ ان کے ساتھ بہت ہی برا سلوک کیا جاتا تھا۔ بالخصوص بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کا عرب معاشرے میں رواج عام تھا۔ بیوہ کی دوسری شادی معیوب سمجھی جاتی تھی۔ غریبوں اور یتیموں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جاتے تھے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد مطہرہ نے جہاں معاشرے کے دیگر لوگوں کو بھی سہارا عطا فرمایا بالخصوص معاشرے کے پسے ہوئے طبقات آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی آمد مطہرہ سے فیض یاب ہوئے۔ بیٹیوں کو رحمت قرار دیا گیا، بیواؤں کو اس بات کا حق دیا گیا کہ وہ جب چاہیں شادی کر سکتی ہیں۔ یتیموں، غریبوں کے حقوق و فرائض کا تعین کیا گیا۔ ان کی مدد کی بشارتیں عطا فرمائی گئیں۔ بیٹیوں کو ماں باپ کے لیے رحمت قرار دیا گیا۔ معاشرے کی وہ پسے ہوئے طبقے کہ جن کو کسی سطح پر بھی جن کی پذیرائی نہیں تھی۔ ہمارے آقا و مولا حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کی حاجت روائی فرمائی کیوں نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو "تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا" اسی مضمون کو پیر نصیر الدین نصیر نے کچھ یوں بیان کیا ہے۔

کرم کی بھیک ملے اس کو یا رسول اللہ
نہیں نصیر کا اب اور آسرا کوئی

کسی بے آسرا اور بے کس کا ہاتھ تھامنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اللہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے آکر اس سسکتی انسانیت کی مدد فرمائی لوگوں کو اس جہنم کے کنارے سے ازاد کروایا اور جو لوگ جہالت میں غفلت میں ڈوب چکے تھے ان کو سہارا دیا اللہ تعالی کی بارگاہ میں پہنچا دیا اور ان کو یہ تعلیم دی کہ معاشرے کے مظلوم طبقات کی مدد کرنا ہی اصل مدد ہے۔ ان کا دکھ درد بانٹنے میں ہی سب کی بھلائی ہے۔ اخوت، بھائی چارہ، رواداری، مساوات یہ سب تعلیمات اسلام کی بنیادی تعلیمات ہیں۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

اللہ تعالی کی فضل و عطا سے آپ جہاں دنیا کے مالک و مختار ہیں بالخصوص ہمارے آقا و مولا کو یہ اعزاز عطا فرمایا گیا کہ آپ مکہ اور مدینہ کے تاجدار ہیں سردار ہیں۔ سب آپ کی غلامی میں خوش و خرم ہوئے۔ عرب کا یہ خطہ وہ خطہ تھا کہ جو کسی مخصوص بادشاہ کے زیر نگیں نہیں رہا قیصر و کسری اس وقت بڑی سلطنتیں تھیں لیکن یہاں کی جنگجو قبائل اور یہاں کے جاہل اور گمراہ لوگ کسی کی اطاعت پر آمادہ نہ ہوتے تھے۔ یہ آپ سرکار کے سر انور پر اعزاز کا تاج باندھا گیا کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ان علاقوں کو اپنی محبت، اخوت و رواداری جیسے جذبات کی بدولت ان افراد کے دلوں میں گھر فرمالیا۔

شعر نمبر6:

دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر ،وہ تنہا تمھیں تو ہو

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان:	نعت
شاعر کا نام:	مولانا ظفر علی خان
ماخذ:	حبسیات

مفہوم :

اللہ رب العزت نے آپ کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور اور آپ اپنی ذات اور صفات میں بے مثال ہیں۔

تشریح:۔

شاید اس شعر میں رسول پاک کی عظیم صفت رحمت عالم کی وضاحت بیان کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ یا رسول اللہ اس دنیا میں اور اخرت میں بھی اپ ہی کی ذات رحمت ہے اور اپ کی ذات بے مثل و بے مثال ہے اللہ تعالی نے اپ کو اپ کی صفات کے لحاظ سے تنہاہی پیدا فرمایا ہے۔

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نبیوں، رسولوں اور فرشتوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے رحمت ہیں، دین و دنیا میں رحمت ہیں، جِنّات اور انسانوں کے لئے رحمت ہیں، مومن و کافر کے لئے رحمت ہیں، حیوانات، نباتات اور جمادات کے لئے رحمت ہیں الغرض عالَم میں جتنی چیزیں داخل ہیں، سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان سب کے لئے رحمت ہیں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا رحمت ہونا عام ہے، ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا۔ مومن کے لئے تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دنیامیں رحمت ہیں کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بدولت اس کے دُنْیَوی عذاب کو مُؤَخَّر کر دیا گیا اور اس سے زمین میں دھنسانے کا عذاب، شکلیں بگاڑ دینے کا عذاب اور جڑ سے اکھاڑ دینے کا عذاب اٹھا دیا گیا۔

ازل سے ابد تک، ارض وسماء میں، اُولیٰ وآخرت میں، دین ودنیا میں، روح وجسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہِ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

LAST HOPE STUDY

تمام عاصیوں کی شفاعت کے لئے تو وہ مقرر فرمائے گئے:

''وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ''(سورۂ محمد:۱۹)

اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں مُطلَق طور پر تمام جہانوں کے لئے رحمت ہونا بیان فرمایا، اسی وجہ سے عالَمین پر آپ کی رحمت کبھی منقطع نہ ہو گی۔ مآب کی بہت سی خصوصیات ایسی ہیں جو کسی دوسرے نبی میں نہیں پائی جاتیں اسے آپ آنحضرت کی بے مثالیت کہہ لیں یا کچھ اور نام دے دیں۔ بہر حال یہ ہیں آپ کی ذات کے ساتھ ہی مخصوص۔ کہیں اور آپ کو یہ کیفیت نظر نہیں آتی۔ گویا فضیلت نبوت کی آپ معراج کمال ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

یعنی رسولوں میں بھی ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

دوسرے تمام انبیاء کو جو معجزات دیئے گئے وہ وقتی تھے اور غالباً اس کی مصلحت یہ تھی کہ ان کا مشن بھی وقتی تھا اور خاص حلقے کے لئے تھا۔ ہر دَور اور ہر ملّت کے لئے نہیں تھا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ کو ید بیضا کا معجزہ عطا ہوا یا ان کا عصا سانپ بن گیا یا دریائے نیل ان کے لئے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ یہ سب وقتی چیزیں تھیں جن کا اثر وقوعے کے بعد ختم ہو گیا۔ یہی حال حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا تھا کہ اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دینا، حضرت عیسیٰؑ کی زندگی تک تھا اور خاص حلقے تک محدود تھا ان کے بعد ان چیزوں کا اثر ختم ہو گیا۔

حسن یوسف، دم عیسی، ید بیضاداری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

نظم کا مرکزی خیال

نظم کا عنوان: نعت

شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خاں

مرکزی خیال:

شاعر بارگاہ نبوی میں عرض کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دونوں جہانوں میں ہمارے اصلی مددگار ہیں۔ اللہ تعالی نے سب کچھ آپ کے لیے پیدا کیا۔ ظاہری باطنی تمام علوم کے آپ ہی جاننے والے ہیں آپ رحمت دوجہاں ہیں۔

نظم کا خلاصہ:

نظم کا عنوان: نعت

شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خاں

خلاصہ:

دل جس ہستی کی وجہ سے زندہ و پائندہ ہے وہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اللہ تعالی نے اس دنیا کو آپ کے لیے پیدا فرمایا۔ شب تار الست میں جو وعدہ لیا گیا اس نور اولیں کا اجالا بھی آپ سرکار ہیں۔ اس کائنات کو آپ کے لیے ہی پیدا کیا گیا۔ آپ کی خوشنودی میں ہی اللہ کی خوشنودی ہے۔ آپ کا مقام و مرتبہ سدرۃ المنتہی سے بھی آگے ہے جو کہ جناب جبرائیل علیہ السلام کا مقام ہے۔ آپ گرتے ہوئے کی دستگیری فرماتے ہیں۔ مکہ اور مدینہ کے سردار ہیں۔ آپ کی ذات بے مثال ہے اور اللہ تعالی نے آپ کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

﴿مشقی سوالات﴾

سوال 1: شامل کتاب نعت کے متن کے مطابق مناسب لفظ لگا کر مصرع مکمل کریں۔

(الف) دل جس سے زندہ ہے وہ **تمنا** تمھیں تو ہو۔

(ب) سب غایتوں کی **غایت اولی** تمھیں تو ہو۔

(ج) جلتے ہیں **جبریل** کے پر جس مقام پر

(د) اس **نورِ اولیں** کا اجالا تمھیں تو ہو۔

(ہ) دنیا میں **رحمت دوجہاں** اور کون ہے۔

سوال2: شامل کتاب نعت کے متن سے متعلق نیچے دیے ہوئے سوالوں کو مختصر جواب لکھیں۔

الف. سینہ شب تار سے کیا پھوٹا؟

جواب: نور کا اجالا

سینہ شب تار الست سے نور اولیں کا اجالا پھوٹا۔

ب. شاعر کے نزدیک اس کائنات میں سب کچھ کس کے واسطے پیدا کیا گیا؟

جواب: وجہ تخلیق کائنات

شاعر کے نزدیک اس کائنات میں سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے پیدا فرمایا۔

ج. "جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر" کی وضاحت واقعہ معراج کی روشنی میں کریں۔

جواب: واقعہ کی وضاحت

مولانا ظفر علی خان صاحب اس مصرعے میں رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سفر معراج کے حوالے سے آپ کی رفعت اور عظمت بیان کر رہے ہیں کہ شب معراج جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سدرۃ المنتہیٰ کا مقام آیا تو جبرائیل وہاں رک گئے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل سے کہا کہ کیا ایسے مقام پہ دوست کو چھوڑ دیتا ہے؟ یہاں کیوں رک گئے؟ جبرائیل نے عرض کیا یا حضور! اس مقام سے اگر ذرہ بھر بھی بڑھا تو تجلیات کے نور سے میں جل جاؤں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اے جبرائیل ہم تنہا ہی آگے جا رہے ہیں بتاؤ اگر تمہاری کوئی حاجت ہے اگر ہے تو بیان کرو ہم اللہ پاک سے تمہاری حاجت پوری کرا لائیں گے۔

د. شاعر کے نزدیک آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے ہاتھوں نے کسے تھام لیا؟

جواب: بے سہارا لوگ

شاعر کے نزدیک آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں کو گرے ہوئے لوگوں نے تھام لیا۔ یعنی کہ اس وقت جو معاشرے کی پسے ہوئے طبقات تھے، جن میں غرباء، مساکین، یتیم، بیواوں وغیرہ کی مدد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

ہ. شاعر کے نزدیک جس کی نظیر نہیں ملتی، وہ کون سی ہستی ہے؟

جواب: بے نظیر ہستی

شاعر کے نزدیک جس کی نظیر نہیں ملتی وہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہستی ہے۔ جن کو اللہ تعالی نے کمالات جمالات میں بے مثال پیدا فرمایا جن کی وجہ سے اس کائنات کو پیدا کیا گیا۔

و. شاعر نے "اے تاجدار یثرب و بطحا" کہہ کر کسے مخاطب کیا ہے؟

جواب: تاجدار یثرب و بطحا

شاعر نے تاجدار یثرب بطحا رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو قرار دیا ہے۔ اور انہی کی بارگاہ میں عرض گزار ہے۔

سوال3: اعراب لگا کر درست لفظ واضح کریں۔

شَبِ تارَ اَلَسْت   غَایَتِ اَوْلٰی   یَثْرِب وبَطْحا   نُورِ اَوَّلِیں   رَحْمَتِ دُوْجہاں

سوال4: شامل کتاب "نعت" میں قافیہ اور ردیف کی نشاندہی کریں۔

جواب: ہر شعر کی آخر میں آنے والے الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے مثلاً نظم "نعت" میں درج ذیل الفاظ قافیہ کے طور پہ استعمال کیے گئے ہیں:

قافیہ جات: تمنا، دنیا، اجالا، اولی، شناسا، بطحا،۔ تنہا

ردیف:

قافیہ کے بعد آنے والے وہ لفظ یا الفاظ جو کے توں دہرائے جائیں، ردیف کہلاتے ہیں۔ جیسے شامل کتاب نظم "نعت" میں "تمھیں تو ہو" جیسے الفاظ ردیف کے طور پر استعمال کیے گئے ہیں

سوال5: صنف نظم "نعت" اور "منقبت" میں فرق واضح کریں۔

نعت: لفظ نعت کے لغوی معنی و تعریف کرنا کے ہیں لیکن شعری اصطلاح میں یہ لفظ رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی تعریف و توصیف کے لیے وقف ہو چکا ہے۔ مثلا شامل نصاب نظم دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھیں تو ہو یہ اپنی صنف کے اعتبار سے نعت کہلائے گی۔

منقبت:

لفظ منقبت کے لغوی معنیٰ تعریف توصیف، صفت و ثنا، خاندانی فضیلت و برتری یا ہنر اور بڑائی کے ہیں۔ اصطلاح شعر میں منقبت ایسی نظم ہے جس میں صحابہ کرام، اولیاء عظام, اور بزرگان دین کے اوصاف بیان کیے جائیں۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

مناسب ترین جواب کی نشان دہی کریں۔

.19 مولانا ظفر علی خان کے دادا کا نام تھا۔

(A) پرویز الٰہی (B) چودھری کرم الٰہی (C) منظور الٰہی (D) چودھری کرم داد

.20 مولانا ظفر علی خان کے والد چودھری سراج الدین ملازم تھے۔

(A) محکمہ پولیس میں (B) محکمہ زراعت میں (C) فوج میں (D) محکمہ ڈاک میں

.21 مولانا ظفر علی خان نے کس ریاست کی ملازمت اختیار کی۔

(A) حیدراباد (B) پٹیالہ (C) جموں و کشمیر (D) بہاولپور

.22 مولانا ظفر علی خان صاحب کے والد نے اخبار نکالا۔

(A) زمیندار (B) نوائے وقت (C) امروز (D) جنگ

.23 مولانا ظفر علی خان صاحب کو لقب ملا۔

(A) بابائے حریت (B) بابائے انقلاب (C) بابائے اردو (D) بابائے صحافت

.24 مولانا ظفر علی خان صاحب کا انتقال ہوا۔

(A) ۱۹۶۶ء (B) ۱۹۵۴ء (C) ۱۹۵۶ء (D) ۱۹۷۲ء

.25 اکثر و بیشتر مولانا ظفر علی خان صاحب کی شاعری تھی۔

(A) ہنگامی (B) رومانوی (C) واقعاتی (D) افسانوی

.26 شامل کتاب نظم "نعت" کا ماخذ ہے

(A) تاجدار حرم (B) ایک آرزو (C) انتخاب نعت (D) حبسیات

.27 دل جس سے زندہ ہے وہ ہے۔

(A) آرزو (B) خواہش (C) جستجو (D) تمنا

.28 اس کائنات کی تخلیق کی وجہ ہستی ہے۔

(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام (B) حضرت نوح علیہ السلام (C) حضرت موسی علیہ السلام (D) حضرت محمد ﷺ

.29 مولانا ظفر علی خان صاحب نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اجالا قرار دیا۔

(A) کائنات کا (B) دنیا کا (C) نور اولیں کا (D) لامکاں کا

30. سب کچھ واسطے پیدا کیا گیا۔
(A) آپ کے (B) جناب کے لئے (C) تمہارے (D) سرکار کے لئے

31. مقام جبریل ہے:
(A) سدرۃ المنتہیٰ (B) عرش (C) آسمان (D) لامکاں

32. دنیا کے لاچاروں اور بے بسوں کا سہارا ہیں۔
(A) جناب جبریل علیہ السلام (B) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (C) مددگار (D) غم گسار

33. مولانا ظفر علی خان رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یثرب و بطحا کا قرار دیا۔
(A) سرور (B) سردار (C) آقا (D) تاجدار

34. رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں جہانوں کے لیے بنا کر بھیجا گیا۔
(A) عقیدت (B) الفت (C) رحمت (D) محبت

35. رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی کمالات و جمالات کی بدولت تنہا اور۔۔۔۔۔۔۔
(A) بے مثال ہیں (B) لازوال ہیں (C) ارفع مقام ہیں (D) بے نظیر ہیں

36. لفظ شعر کے لغوی معنی ہیں۔
(A) کلام موزوں (B) کلام (C) بیت (D) مطلع

37. "ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے" یہ جملہ اصطلاح میں کہلاتا ہے۔
(A) بیت (B) کلام (C) سطر (D) مصرع

38. ہر شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو کہا جاتا ہے۔
(A) ردیف (B) مصرع (C) قافیہ (D)۔ مقطع

39. شامل کتاب نظم "نعت" کی ردیف ہے۔
(A) کیا ہے (B) تمھیں تو ہو (C) تو ہے (D) کوئی نہیں

40. شامل نصاب نظم "نعت" کے شاعر کا نام ہے
(A) مولانا ظفر علی خان (B) مظفر وارثی (C) مولانا الطاف حسین حالی (D) علامہ اقبال

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	B	2	D	3	A	4	A	5	D	6	C	7	A	8	D	9	D	10	D
11	C	12	C	13	A	14	B	15	D	16	C	17	D	18	A	19	D	20	C
21	B	22	A																

LAST HOPE STUDY